Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز منگل — ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ — ۷ محرم ۱۳۹۲ھ، ۲۲ تبلیغ ۱۳۵۱ ہش، ۲۲ فروری ۱۹۷۲ء — نمبر ۴۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۔ ۲۱ تبلیغ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۰ تبلیغ کی رپورٹ مظہر ہے کہ :۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمدللہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ کے لئے التزام کے ساتھ دُعائیں جاری رکھیں ۔

ربوہ ۔ ۲۱ تبلیغ ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت نسبتاً بہتر ہے مگر کمزوری بہت محسوس فرماتی ہیں ۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ آپکو صحت کاملہ کے ساتھ تا دیر سلامت رکھے ۔

ربوہ ۔ ۲۱ تبلیغ ۔ کل ۲۰ تبلیغ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی دربارہ مصلح موعودؓ کے پورا ہونے کا ایمان افروز تذکرہ کرنے کے لئے مسجد مبارک میں ایک خاص جلسہ زیر صدارت محترم مولانا ابوالعطاء صاحب منعقد ہوا جسمیں علمائے سلسلہ نے تقاریر فرمائیں ۔ (جلسہ کی مفصل روئداد انشاء اللہ آئندہ شائع کی جائے گی)

ربوہ ۔ ۲۱ تبلیغ (فروری) کل چار بجے بعد دوپہر لجنہ اماء اللہ ربوہ کے زیر اہتمام خواتین کا جلسہ بھی پیشگوئی مصلح موعودؓ کے سلسلے میں منعقد ہوا ۔ جسمیں کثرت سے خواتین اور بچیاں شامل ہوئیں ۔ صدارت کے فرائض حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا نے سرانجام دئے ۔

جلسہ میں حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا ۔ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ محترمہ رضیہ درد صاحبہ ۔ محترمہ حمیدہ قدسیہ صاحبہ اور محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر فرمائیں ۔ دیگر متعدد نظموں کے علاوہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ نے بھی اپنی ایک نظم پڑھی ۔ بالآخر حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا (صدر جلسہ) نے اجتماعی دُعا کرائی اور اسی طرح یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا ۔

"مجلس نصرت جہاں آگے بڑھو" پروگرام کے تحت

نائیجیریا میں پہلے احمدیہ میڈیکل سنٹر کا شاندار افتتاح

سنٹر کا افتتاح حکومتِ نائیجیریا کے ہیلتھ کمشنر صاحب نے فرمایا

جماعتِ احمدیہ کی رفاہی خدمات کی تعریف

نائیجیریا ۔ (بذریعہ تار) نائیجیریا میں مجلس نصرت جہاں "آگے بڑھو" پروگرام کے تحت احمدیہ میڈیکل سنٹر کا سرکاری طور پر افتتاح ۱۴ فروری ۱۹۷۲ء کو بکورو (نائیجیریا کے نارتھ سنٹرل صوبہ کا اہم شہر) کے مقام پر عمل میں آیا ۔ اِس سنٹر کے انچارج مکرم ڈاکٹر قاضی منوّر احمد صاحب ایم ، بی ، ایس ۔ ڈی ، سی ، ایچ (لنڈن) ہیں جو مکرم ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب کے اکلوتے فرزند ہیں ۔ آپ گذشتہ اکتوبر میں وہاں پہنچے تھے اور اُس وقت سے ہی اِس ہیلتھ سنٹر کی تیاری میں مصروف تھے ۔

احمدیہ میڈیکل سنٹر بکورو کا افتتاح حکومت نائیجیریا کے ہیلتھ کمشنر صاحب نے فرمایا ۔ اور اِس موقع پر انہوں نے انسانی ہمدردی کے اِس کارنامہ پر جماعتِ احمدیہ کی نہایت اچھے الفاظ میں تعریف فرمائی ۔ سنٹر میں کمشنر صاحب کی آمد پر اُنکا استقبال مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری امیر جماعتہائے احمدیہ نائیجیریا نے فرمایا اور اِس سنٹر کے کھولنے میں محکمہ ہیلتھ اور گورنمنٹ کے مکمل تعاون کا شکریہ ادا کیا ۔

افتتاحی تقریب میں ۲۳۰ مہمانوں نے شرکت کی جن میں سے بعض جاس (بکورو سے دس میل کے فاصلہ پر اہم شہر ہے) سے تشریف لائے تھے ۔ ممتاز مہمانوں میں حکومت نائیجیریا کے متعدد حکام ۔ دو مستقل سیکرٹری ۔ ڈاکٹر بابک وائس چانسلر لیگوس یونیورسٹی اور امیر جماعت احمدیہ بکورو شامل تھے ۔ افتتاحی تقریب کی خبر ریڈیو اور ٹیلیویژن سے بھی نشر ہوئی ۔

چندہ تحریکِ خاص لجنہ اماء اللہ

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

چندہ تحریک خاص کو شروع ہوئے تین سال کا عرصہ گذر چکا ہے ۔ تجویز تھی کہ چار سال کے عرصہ میں پانچ لاکھ روپے جمع کئے جائیں گے ۔ لیکن اس وقت تک صرف ۲،۰۶،۲۰۹/- جمع ہوئے ہیں ۔ چندہ کی یہ رفتار بہت ہی کم ہے ۔ اس طرح تو رقم پوری کرنے میں کئی سال لگ جائیں گے ۔ تمام لجنات کو پوری پوری کوشش کرنی چاہیئے کہ اس سال جلسہ سالانہ تک یہ چندہ پورا کرلیں ۔ انشاء اللہ دفتر لجنہ اماء اللہ کی از سرِ نو تعمیر و توسیع کا کام جلد شروع کیا جائے گا ۔ اور پانچ سو یا اِس سے زائد چندہ دینے والی بہنوں کے نام لجنہ اماء اللہ ہال میں کندہ کروائے جائیں گے ۔ انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی بہنیں اِس چندہ کو جلد پورا کرنے کی کوشش کریں اور خصوصی توجہ اِس طرف دیں ۔

خاکسار مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ۔ ربوہ

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ تبلیغ ۱۳۵۱ ہش

"ایمان ایک نہایت باریک اور گہرا راز ہے"

گزشتہ شمارہ میں ہم قرآن مجید کی روشنی میں یہ واضح کر چکے ہیں کہ قرآنی وعدہ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ کا مورد بننے کے لئے یہ ضروری ہے کہ مسلمان اس امر کی پوری کوشش کریں کہ وہ عند اللہ صحیح معنوں میں مومن شمار ہو سکیں۔ اِسی ضمن میں ہم نے خود قرآن مجید کی رُو سے یہ بھی بتایا تھا کہ حقیقی مومن بننے کیلئے ایمان کا محض زبانی دعویٰ کافی نہیں ہے بلکہ اقرار باللسان کے ساتھ ساتھ تصدیق بالقلب بھی ضروری ہے اور تصدیق بالقلب کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی کامل اطاعت اختیار کرتے ہوئے ایسے اعمال بجالائے جائیں اور علی الخصوص اللہ کی راہ میں مالی اور جانی قربانیاں اِس اخلاص اور جذبہ و جوش کے ساتھ کی جائیں کہ جن کے نتیجہ میں نصرتِ الٰہی شاملِ حال ہو کر انہیں فائز المرام کر سکے۔

جہاں تک عند اللہ حقیقی مومن شمار ہونے کے سلسلہ میں اللہ اور رسولؐ کی کامل اطاعت اور اس کے عملی تقاضوں کا تعلق ہے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآنی تعلیم کی غرض و غایت کو بہت رُوح پرور انداز میں ذہن نشین کرایا ہے۔ فی الوقت اِس تعلق میں حضور علیہ السلام کے بعض ارشادات ہدیۂ قارئین کرنا ہمارے مدِّ نظر ہے۔ سب سے اوّل اِسی ضمن میں حضور علیہ السلام یہ واضح کرتے ہوئے کہ عند اللہ مومن شمار ہونے کیلئے محض زبانی دعویٰ ایمان کافی نہیں ہے، فرماتے ہیں :-

"میں سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے پانے کے واسطے بڑی بڑی سخت مشکلات اور دُشوار گزار گھاٹیاں ہیں۔ ایمان صرف اِسی کا نام نہیں کہ زبان سے کلمہ پڑھ لیا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ ایمان ایک نہایت باریک اور گہرا راز ہے اور ایک ایسے یقین کا نام ہے جس سے جذباتِ نفسانیہ انسان سے دُور ہو جاویں اور ایک گناہ سوز حالت انسان کے اندر پیدا ہو جاوے۔ جن کے وجود میں ایمان کا سچا نُور اور حقیقی معرفت پیدا ہو جاتی ہے ان کی حالت ہی کچھ الگ ہو جاتی ہے اور وہ دُنیا کے معمولی لوگوں کی طرح نہیں بلکہ ممتاز ہوتے ہیں۔ کوئی ایک گناہ چھوڑ کر ایسا مغرور ہو جانا اور مطمئن ہو جانا کہ بس ہم مومن بن گئے اور تمام مدارج ایمان ہم نے طے کر لئے یہ ایک اپنا خیال ہے۔" (ملفوظات جلد دہم صفحہ ۲۷۵)

اِس وضاحت کے بعد حضور علیہ السلام نے اللہ اور رسولؐ کی کامل اطاعت کے نتیجہ میں حاصل ہونے والے حقیقی ایمان اور اس کے عملی تقاضوں کے پورا ہونے کی دو بیّن علامات پر روشنی ڈالی ہے اور اِس طرح واضح فرمایا ہے کہ جب تک کسی میں یہ دو علامات نہ پائی جائیں وہ عند اللہ مومن شمار نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ حضور ان دو علامات کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"دیکھو ایمان کی دو ہی نشانیاں ہیں (۱) اوّل درجہ یہ ہے کہ گناہ کو انسان چھوڑ دے اور ایسی حالت اس کو میسر آجاوے کہ گناہ کرنا گویا آگ میں پڑنا ہے یا کسی کالے سانپ کے مُنہ میں اُنگلی دینا ہے یا کوئی خطرناک زہر کا پیالہ پینے کے برابر ہے۔ (۲) پھر یاد رکھو کہ صرف ترکِ شر ہی نیکی نہیں۔ نیکی اس میں ہے کہ ترکِ شر کے ساتھ ہی کسبِ خیر بھی ہو۔ ترکِ گناہ میں جب انسان اِس درجہ تک ترقی کر جاوے تو پھر چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے منشاء کے موافق سُنّتِ رسولؐ پر بڑی سرگرمی سے نیک اعمال کو بجالاوے اور کوئی روک اس کی طبیعت میں پیدا نہ ہو اور انشراحِ صدر سے نیکی کرنے پر قادر ہو جاوے۔" (ملفوظات جلد دہم صفحہ ۲۷۶)

حضور علیہ السلام نے قرآنی تعلیم کی روشنی میں یہی واضح فرمایا ہے کہ ایمان محض اقرار باللسان کا نام نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ تصدیق بالقلب ضروری ہے اور اس لحاظ سے ایمان ایک نہایت باریک اور گہرا راز ہے اور اس راز کی رُو سے حقیقی ایمان کا ایک لازمی تقاضا یہ ہے کہ انسان ترکِ شر اور کسبِ خیر پر پوری طرح قادر ہو یعنی گناہوں سے وہ بکلّی مجتنب ہوتے ہوئے جملہ اعمالِ حسنہ پوری مستعدی اور تعہد کے ساتھ بجالائے۔ یہ حالت اللہ اور رسولؐ کی کامل اطاعت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی اور اللہ اور رسولؐ کی کامل اطاعت کی توفیق اُس وقت میسّر آتی ہے جب انسان محض زبان سے ہی ایمان کے دعوے پر اکتفا نہ کرے بلکہ فی الحقیقت ایمان اس کے دل میں بھی داخل ہو گیا ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ آنحضورؐ کی قوتِ قدسیہ کے زیرِ اثر ترکِ شر اور کسبِ خیر ہر دو اوصاف سے پوری طرح متصف ہونے کے باعث عند اللہ حقیقی مومن شمار کئے جانے کے شرف سے مشرف تھے اسی لئے اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ کا خدائی وعدہ ان کے حق میں بڑی شان اور آب و تاب کے ساتھ پورا ہوا۔ آج بھی مسلمان اگر چاہتے ہیں کہ یہ وعدہ مسلمان ہونے کی حیثیت سے اُن کے حق میں پورا ہو تو ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ بھی اپنی اپنی استعداد کے مطابق حقیقی ایمان کے عملی تقاضوں کو پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوں۔ اگر وہ اپنی اپنی استعداد کے مطابق مقدور بھر کوشش کریں گے تو یہ ہو نہیں سکتا کہ یہ قرآنی وعدہ ان کے حق میں بھی پورا نہ ہو اور انہیں غلبہ نہ ملے۔ یہ صحیح ہے کہ ترکِ شر اور کسبِ خیر میں اوجِ کمال کو پہنچنا ہر شخص کے لئے ممکن نہیں ہوتا لیکن اپنی استعداد کے مطابق کوشش تو ہر شخص کر سکتا ہے اور اسے کرنی چاہیئے۔ مخلصانہ کوشش نتیجہ پیدا کئے بغیر نہیں رہتی۔

موجودہ نازک حالات کا تقاضا یہ ہے کہ مسلمان اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کے ذریعہ ترکِ شر اور کسبِ خیر کو اپنا شعار بنائیں اور اِس امر کی کوشش کریں کہ وہ عند اللہ مومن شمار ہو کر خدائی وعدہ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ کے مورد بنیں ۔

مُسلمان کی تین صفات

ایک مسلمان کو جن اوصاف سے متصف ہونا چاہیئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے اُن پر اپنی احادیثِ مبارکہ میں بہت تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپؐ فرماتے ہیں :-

"ثَلَاثٌ لَا یَغِلُّ عَلَیْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ، اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ تَعَالٰی وَمُنَاصَحَةُ وُلَاةِ الْاَمْرِ وَلُزُوْمُ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِیْنَ"

تین باتیں ہیں جن کے بارہ میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا۔
ایکؔ اللہ تعالیٰ کے لئے عمل میں اخلاص؛
دوسرےؔ حکام کی خیر خواہی؛
تیسرےؔ جماعتِ مسلمین کا ساتھ۔

اِس حدیث میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے امتیازی اوصاف میں سے تین اوصاف کا ذکر فرمایا ہے۔ ان اوصاف کی رو سے ایک مسلمان لازمی طور پر اپنے عمل میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کو ہر آن مدِّ نظر رکھتا ہے، حکامِ وقت کا سچا خیر خواہ ہوتا ہے اور اِسی طرح مسلمانوں کے اجتماعی مفاد سے کبھی غدّاری نہیں کرتا۔ اس سے ظاہر ہے کہ جو ایسا نہ کرے، وہ عند اللہ حقیقی معنوں میں مسلمان شمار ہونے کے قابل نہیں رہتا ۔

اللہ کی طرف سے حاجت روائی

حاجت روا خدا ہی ہے۔ وہی ہے جو سب انسانوں کی حاجتیں پوری کرتا ہے۔ لیکن بعض لوگ اپنے مخصوص اوصاف کی وجہ سے ایسا مقام حاصل کر لیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اُن کی ضرورتوں کو خاص تعہد کے ساتھ پورا فرماتا ہے۔ چنانچہ ان مخصوص اوصاف میں سے ایک دوسرے کی حاجت روائی میں کوشاں ہونا بھی ہے چنانچہ حضرت زید بن ثابتؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا :-

"لَا یَزَالُ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ حَاجَةِ الْعَبْدِ مَادَامَ الْعَبْدُ فِیْ حَاجَةِ اَخِیْهِ الْمُسْلِمِ"

اللہ تعالیٰ اُس وقت تک انسان کی ضرورتیں پُوری کرتا رہتا ہے جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لئے کوشاں رہے۔

مندرجہ بالا ارشاد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے یہ باور کرایا ہے کہ اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہماری ضرورتیں پُوری فرماتا رہے تو پھر ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اپنے اُن بھائیوں کی حاجت روائی میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں جن کی حاجت روائی ہمارے بس میں ہو کیونکہ جو لوگ دُوسروں کی حاجت روائی میں کوشاں رہتے ہیں، خدا تعالیٰ اُن کی ضرورتوں میں اُن کا کفیل بن جاتا ہے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغربی افریقہ کے دورہ سے واپسی پر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور بعض دیگر اداروں کی طرف سے سپاسناموں کے جواب میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایمان افروز خطاب

امت مسلمہ کی یہ شاندار خصوصیت ہے کہ اس میں مسلمان عورت مرد سے پیچھے نہیں ہے

(فرمودہ ۱۲ر فتح ۱۳۴۹ ہش مطابق ۱۲ر دسمبر ۱۹۷۰ء)

(۲)

امت مسلمہ کی بےمثال خصوصیت

جماعت احمدیہ کی یہ ایک ایسی خصوصیت ہے جس کی نظیر آج کی دنیا میں نہیں ملتی اور امت مسلمہ کی یہ ایسی خصوصیت ہے کہ جب وہ بیدار ہو اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے والی ہو جیسا کہ پہلی تین صدیوں میں ہوا اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اب یہ شروع ہو چکا ہے۔ یہ امت محمدیہ کی ایسی خصوصیت ہے جس میں دوسری اقوام نے آدم سے لے کر آج تک امت محمدیہ کا مقابلہ نہیں کیا اور نہ کر سکتے ہیں وہ یہ کہ عورت مردوں سے پیچھے نہیں اور مرد عورتوں سے پیچھے نہیں۔

یرموک کے میدان میں حضرت ابو عبیدہؓ جو اس وقت مسلمانوں کے جرنیل اور سپہ سالار تھے۔ انہوں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم مردوں کی صفیں درست کرو میں عورتوں کو جا کر نصیحت کرتا ہوں۔ اس وقت عورت مرد دونوں میدانِ جنگ میں جاتے تھے۔ چنانچہ حضرت خالدؓ اپنے کام میں لگے ہوئے تھے اور سپہ سالار رات کا قریباً سارا وقت مختلف فوجی گروہوں کے پیچھے خیموں میں پھرتے رہے۔ جن میں عورتیں قیام پذیر تھیں۔ انہوں نے عورتوں کو یہ بات سمجھائی کہ دیکھو تم خیموں میں ہو۔ جنگ ہو گی۔ ہماری تعداد تھوڑی ہے اور قیصر کی فوجوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ (تاریخ کی کتب میں اختلاف ہے لیکن) عام اندازہ یہ ہے کہ اڑھائی لاکھ فوج قیصر کی تھی اور قریباً چالیس ہزار کی فوج مسلمانوں کی تھی۔ انہوں نے اپنی بہنوں سے کہا کہ مسلمان بھاگے گا تو نہیں۔ یہ تو مجھے پتہ ہے لیکن جو تعداد کا فرق ہے وہ ان کو دباتے ہوئے اور دھکیلتے ہوئے پیچھے لے آئے گا۔ پس جس وقت وہ پیچھے ہٹتے ہٹتے تمہارے خیموں کے پاس پہنچیں تو اپنے خیموں کے ڈنڈے پکڑ لینا۔ اگر گھوڑ سوار مسلمان ہوں تو ان کے گھوڑوں کے منہ پر جا کے مارو اور اگر پیدل فوج کے سپاہی ہوں تو تم ان کو ڈنڈے مارو اور کہو کہ تمہیں شرم نہیں آتی تم پیچھے آ گئے ہو۔

اگلے دنوں میں وہی ہوا جو ان کا خیال تھا۔ پہلے دائیں طرف سے اور پھر بائیں طرف سے پھر درمیان سے اور پھر ایک دن قیصر روم کی فوجوں نے ایسا زبردست حملہ کیا کہ سارے محاذ پر پیچھے ہٹتے رہے اور تین چار دن یہ واقعہ ہوتا رہا۔ پہلے جب دائیں طرف سے پیچھے آئے تو مسلمان عورتیں خیموں کے ڈنڈے اٹھا کر ان پر جا پڑیں اور کہا کہ تم بے غیرت ہو کیوں پیچھے ہٹ رہے ہو۔ یہی حال بائیں طرف کی فوج سے ہوا اور یہی درمیان کی فوج سے ہوا اور پھر آخری دن اتنا زبردست حملہ تھا کہ ساری فوج پیچھے ہٹ رہی تھی۔ یہی حال ان کے ساتھ ہوا۔

مسلمان عورتوں کی غیر معمولی بہادری

ھندہ، جو ایک وقت میں مسلمانوں کی بڑی دشمن تھی۔ آگے بڑھی اور اس نے ابوسفیان کے سر پر ڈنڈا مارا اور کہا مسلمانوں کے خلاف تو بہادر بنے ہوئے تھے لیکن آج جب کہ تمہارا سینہ نورِ اسلام سے منور ہو گیا ہے۔ تم پیچھے ہٹ رہے ہو۔ ان کو یہ سکھایا گیا تھا کہ جب پیچھے ہٹنے والے ابھی دور ہی ہوں تو ان کے اوپر پتھر مارنا۔ پھر اس کے بعد ان کو خیموں کے ڈنڈے سے مارنا۔ پس وہ ان کو مار مار کر واپس کر دیتیں۔ ایک روایت میں یہ ہے کہ ایک مسلمان نے کہا کہ رومیوں کے سامنے آنا اتنا خطرناک نہیں ہے جتنا اپنی عورتوں کا سامنا کرنا ہے۔ پھر جب کہ ایک وقت میں بائیں طرف مسلمانوں کی تعداد کم تھی تو بڑی ابتری پیدا ہوئی۔ اس وقت کوئی خیموں کے ڈنڈے لے کر کوئی تلواریں لے کر غرض جو کسی کے ہاتھ میں آیا وہ مردوں کے پہلو بہ پہلو کھڑی ہو گئیں اور لڑنا شروع کیا۔

اس موقعہ پر خولہؓ کو دشمن کی تلوار لگی (جن کا ذکر میں پہلے آپ کے ایک اجتماع میں کر چکا ہوں) اور اللہ نے فضل کیا مری نہیں بلکہ بے ہوش ہو کر گر پڑیں۔ لوگ سمجھے کہ شہید ہو گئی ہیں۔ ان کے بھائی ضرارؓ کو پتہ لگا اور جب ذرا فوج سنبھلی تو ڈھونڈتے آئے اور دیکھا کہ وہ اٹھ کر بیٹھ گئی ہیں۔ اس وقت ان کو ہوش آ گئی تھی۔ انہوں نے کہا تم جا کر اپنا کام کرو ہم اپنا کام کر رہی ہیں۔

یہ تو میں نے ایک مثال دی ہے جس پہلو سے بھی آپ دیکھیں مسلمان عورت مسلمان مرد سے پیچھے نظر نہیں آتی پہلو بہ پہلو کھڑی ہے۔ اسی وجہ سے جہاں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث مسلمان مرد بنے وہاں اسلام میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وارث ہماری بہنیں اور ہماری مائیں اور ہماری بیویاں بھی بنیں۔ یہ تینوں رشتے ہماری دوسری صنف کے ساتھ زیادہ ہیں۔

احمدی مستورات میں قربانی کا جذبہ

وہی زمانہ اب آ گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے۔ دل فخر کبر اور غرور تو دل میں پیدا نہیں ہونا چاہیئے کہ ہمارے پیارے اللہ کو یہ پسند نہیں ہے۔ لیکن اس کے فضلوں پر حمد کرنا ہمارا کام ہے اور اللہ تعالیٰ کی حمد کی ادائیگی کے لئے ہی میں یہ بات کہہ رہا ہوں۔ الحمد للہ رب العالمین ہر وقت پڑھنا چاہیئے اور شکر کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہمیں یہ مواقع بہم پہنچائے ہیں اور توفیق عطا کی ہے کہ ہم اس کی راہ میں قربانی کے بعد قربانی دیتے چلے جائیں۔

(باقی)

امراء اضلاع کی خاص توجہ کے لئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"جماعت میں اصلاح وارشاد کا شوق پیدا کرنے کے لئے میں نے عارضی وقف کی سکیم جاری کی ہے اس میں روحانی فوائد بھی ہیں اور جسمانی فوائد بھی ہیں۔ جماعت کو اس سے بڑا فائدہ ہے اس طرف بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے اور امراء اضلاع کو اسے بڑی اہمیت دینی چاہیئے اور پورا زور لگا کر دوستوں کو اس کام کے لئے تیار کرنا چاہیئے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۶۶ء)

نظارت اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) سال کے آخر پر واقفین وقف عارضی کی ضلع وار فہرست حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کرنے والی ہے درخواست ہے کہ امراء اضلاع اپنی کوششوں کو تیز تر فرما کر ممنون فرما دیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن))

تحریک جدید کے بجٹ کا اختتام

اور

مجاہدین تحریک جدید کا فرض

احباب جماعت کو معلوم ہے کہ تحریک جدید ۳۷ کا سال بجٹ کے لحاظ سے ۳۰ر اپریل ۱۹۷۱ء کو اختتام پذیر ہو رہا ہے گویا اب صرف اڑھائی مہینے باقی رہ گئے ہیں اور وعدہ جات کے مقررہ بجٹ کو پورا کرنے کیلئے جماعتوں کو تگ و دو کرنے کی ضرورت ہے پس جملہ جماعتوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ گزشتہ سال کے بجٹ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی انتہائی کوشش عمل میں لائیں اور اپنے فرض کو ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہوں۔

یہ بوجھ آخر جماعت احمدیہ ہی نے اٹھانا ہے اور تمام رکاوٹوں کو دور کر کے آگے ہی آگے قدم بڑھانا ہے۔ تا تبلیغ اسلام کا مقدس اور عظیم فریضہ ادا ہو سکے اور اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت اور رحمت کی چادر میں ہمیں لپیٹ لے۔

وکیل المال اول تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شاعرِ احمدیت محترم شیخ روشن دین صاحب تنویر مرحوم

حصولِ سعادت کے لحاظ سے خوش بختی کی ایک درخشندہ مثال

مسعود احمد دہلوی

(۲)

صفِ اوّل میں قلمی خدمت کا اعزاز

ہر چند کہ محترم تنویر صاحب بہت بعد میں جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے لیکن آپ کو ایڈیٹر الفضل کی حیثیت سے صفِ اوّل میں رہ کر مسلسل ربع صدی تک قلمی خدمت سرانجام دینے کی غیر معمولی توفیق ملی۔ آپ نے ایڈیٹر الفضل مقرر ہونے سے قبل کبھی کسی اخبار میں کام نہ کیا تھا البتہ آپکی قلم سے بعض معرکۃ الآراء مضامین ضرور نکلے تھے وہ مضامین ہی الفضل میں آپ کی تقرری کا موجب بنے آپ نے ادارتی فرائض کو بہت خوش اسلوبی سے سرانجام دیا بالخصوص بعض نازک مواقع پر آپ کی قلم سے بعض ایسے شاندار مضامین نکلے جنہیں جماعت بھر میں قبولِ عام کی سند حاصل ہوئی۔

قیام پاکستان کے بعد ایک دفعہ میں نے آپ سے ذکر کیا کہ اگرچہ آپ کو پہلے کسی اخبار میں کام کرنے کا موقع نہیں ملا پھر بھی آپ میں ایک بلند پایہ صحافی کے اوصاف پائے جاتے ہیں میرے خیال میں صحافت کا ملکہ بھی آپ کو شاعری کی طرح قدرت کی طرف سے ہی ودیعت ہوا ہے۔ آپ نے اس کے جواب میں فرمایا ہر ملکہ قدرت کا ہی عطیہ ہوتا ہے لیکن اس ملکہ کو بروئے کار لانے کے لئے انسان کو کافی ریاضت کرنا پڑتی ہے۔ میں نے مضمون نویسی کے لئے عمداً تو کوئی ریاضت نہیں کی لیکن حالات ایسے پیدا ہوئے کہ مجھے مطالعہ کے شوق کو پورا کرنے کے لئے ایک بہت اعلیٰ درجہ کی لائبریری سے استفادہ کرنے کی غیر معمولی سہولت میسر آ گئی۔ آپ نے مزید فرمایا کہ پنجاب کے مشہور ماہر تعلیم جناب سراج الدین آذر میرے برادر نسبتی تھے وہ بہت علم دوست واقع ہوئے تھے انہوں نے زرِ کثیر خرچ کر کے نادر کتابوں کا ایک بہت بڑا ذخیرہ فراہم کیا ہوا تھا۔ ان کی ذاتی لائبریری بہت ہی قیمتی اور نادر کتابوں پر مشتمل تھی اور اس کی شہرت دور دور پھیلی ہوئی تھی تعلیم سے فراغت کے بعد میں نے اُس لائبریری کی اکثر کتابیں پڑھ ڈالیں اُس وقت کا مطالعہ اب مضامین لکھنے میں بہت کام آ رہا ہے۔

آپ نے مجھے بھی نصیحت کی کہ مجھے مطالعہ وسیع کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور نہ صرف ہر مذہب کی بلکہ ہر مضمون کی کتابیں پڑھنی چاہئیں آپ نے انگریزی اور اردو ادب کی کتابیں پڑھنے پر خاص زور دیا۔ چنانچہ آپ کی تحریک پر آپ ہی کی راہنمائی میں میں نے متعدد کتب پڑھیں آپ اس بات پر بہت زور دیتے تھے کہ مطالعہ سے ذہنی اُفق میں وسعت پیدا ہوتی ہے اور مسائل پر غور کرنے اور نئے نتائج اخذ کرنے کی صلاحیت ترقی کرتی ہے جب تک اُفق میں وسعت پیدا نہ ہو اور غور و فکر کی عادت کو ترقی نہ دی جائے اُس وقت تک انسان ٹھوس اور پُرمغز مضامین لکھنے کے قابل نہیں ہوتا یوں قلم گھسنے کو تو ہر شخص گھس لیتا ہے۔ آپکی یہ نصیحت میرے بہت کام آئی اور اس کی وجہ سے مضامین لکھنے کی مشق جاری رکھنے میں بہت مدد ملی۔

ایک بات جس کا میری طبیعت پر بہت اثر ہے یہ ہے کہ محترم تنویر صاحب جب مضمون لکھتے تھے تو ان پر کامل محویت کا عالم طاری ہو جاتا تھا۔ اُس وقت انہیں دنیا و مافیہا اور ارد گرد کی کچھ خبر نہ ہوتی تھی۔ وہ زیر غور موضوع میں ایک دفعہ ڈوب کر پھر اُبھرتے تھے اور جب اُبھرتے تھے تو صفحۂ قرطاس پر بکھرے ہوئے مضمون کی شکل میں آبدار موتیوں کا ایک خوشنما گچھا ہاتھ میں ہوتا تھا۔ محترم تنویر صاحب سے پہلی ہی ملاقات میں جب آپ کے اس استغراق کا مشاہدہ کرنے کا موقع ملا تو میں ورطۂ حیرت میں پڑے بغیر نہ رہا۔ آپ ادارہ الفضل کے ساتھ بحیثیت ایڈیٹر ۱۶ر اکتوبر ۱۹۲۶ء کو منسلک ہوئے ان دنوں میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی زیر ہدایت الفضل کی طرف سے پنجاب یونیورسٹی کی جرنلزم کلاس میں صحافت کی تعلیم حاصل کر رہا تھا اور لاہور کے احمدیہ ہاسٹل میں مقیم تھا۔ الفضل کے نئے ایڈیٹر صاحب سے ملنے کی غرض سے میں لاہور سے قادیان آیا۔ جب میں اجازت لے کر محترم تنویر صاحب کے کمرہ میں داخل ہوا تو آپ اداریہ لکھنے میں مصروف ہی نہیں بلکہ محو تھے۔ مجھے بیٹھنے کا ارشاد کر کے آپ پھر اداریہ لکھنے میں مستغرق ہو گئے۔ عجب پُر لطف منظر تھا آپ لکھتے لکھتے کاغذ سے نظر اٹھاتے اور سامنے دیوار کو اس حال میں گھورنے لگتے کہ منہ کھلا ہوا ہوتا اور چہرہ پر گہری سوچ اور فکر کے آثار نمایاں ہوتے چند لمحے اسی طرح دیوار کو گھورنے کے بعد میز پر سر جھکا کر پھر لکھنا شروع کر دیتے بار بار دیوار کو گھورنے اور وقفہ وقفہ سے سر جھکا کر لکھتے اور لکھتے چلے جانے کا منظر میں بیٹھا خاصی دیر دیکھتا رہا۔ اس اثناء میں تنویر صاحب بھول چکے تھے کہ کوئی ملاقاتی پاس ہی بیٹھا ہے۔ میں نے محویت اور استغراق کا یہ عالم دیکھ کر بے وقت آنے کی معذرت اور واپس جانے کی اجازت چاہی۔ میری آواز سُنکر آپ یکدم چونک پڑے اور فرمایا ذرا ٹھہریں میں ابھی فارغ ہو کر آپ سے بات کرتا ہوں یہ کہنے کے بعد آپ کی نگاہیں پھر سامنے کی دیوار پر مرتکز ہو گئیں اور پھر آپ کہیں کے کہیں جا پہنچے اور میں کرسی پر جامد ہو کر رہ گیا۔ میں نے معذرت کے انداز میں جانے کی کئی بار اجازت طلب کرتے ہوئے آپ کو چونکایا لیکن ہر بار یہی جواب پایا کہ ذرا ٹھہریں۔ آخر میں نے یہ اندازہ لگا کر کہ اگر میں بلا اجازت یہاں سے کھسک جاؤں تو انہیں میرے جانے کا احساس تک نہ ہو گا میں خاموشی سے اُٹھ کر چلا آیا میں کمرے سے باہر نکل رہا تھا اور آپ حسبِ عادت دیوار کو گھور رہے تھے

میں دوسرے دن ایسے وقت حاضر خدمت ہوا کہ آپ ایڈیٹوریل لکھنے کے بعد فارغ بیٹھے تھے میں نے اپنا تعارف کرایا تو بہت خوش ہوئے اور فرمایا مجھے تو آپ سے ملنے کا بڑا اشتیاق تھا۔ کیونکہ مجھے بتایا گیا تھا کہ ایک اسسٹنٹ ایڈیٹر آجکل پنجاب یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں۔ پھر دریافت کیا لاہور سے کب آئے۔ میں نے عرض کیا کل کا آیا ہوا ہوں کہنے لگے تمہیں قادیان آتے ہی دفتر آنا چاہیئے تھا۔ میں نے بتایا میں کل ہی حاضر ہوا تھا۔ لیکن آپ اداریہ لکھنے میں مصروف تھے۔ فرمایا کوئی صاحب آئے تو تھے لیکن نہ معلوم آپ ہی تھے یا کوئی اور۔ میں نے عرض کیا آیا تو میں ہی تھا لیکن آپ موجود ہونے کے باوجود غائب تھے اسلئے میں بھی غائب ہو گیا۔ آج آپ موجود ہی نہیں بلکہ حاضر بھی ہیں اسلئے میں نے بھی حاضر خدمت ہونے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا۔ میری اس بات پر بہت محظوظ ہوئے۔ بہت شفقت اور ذرہ نوازی احترام سے پیش آئے۔ اس کے بعد شفقت کا یہ سلسلہ عمر بھر جاری رہا اس ایک واقعہ سے بتانا یہ مقصود ہے کہ شعر کہتے یا مضمون لکھتے وقت محترم تنویر صاحب کی محویت اور استغراق کا یہ عالم ہوتا تھا کہ آپ اور ہی عالم میں پہنچے ہوئے ہوتے تھے اور مضمون نویسی میں آپ کی مہارت اور ناموری کا ایک راز وسیع مطالعہ اور عمیق فکری صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ آپ کا یہ استغراق بھی تھا۔

دل موہ لینے والے خصائل

محترم تنویر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بعض دل موہ لینے والے خصائل سے بھی نوازا تھا آپ تکلفات سے یکسر مبرّا اور نہایت سادہ زندگی بسر کرنے والے درویش منش انسان تھے۔ پوشش اور رہائش میں رکھ رکھاؤ اور اہتمام و احتیاط کے سرے سے قائل نہ تھے درویشوں کے مسلک کے مطابق آپ کے نزدیک فرش فروش کیلئے خود سطح زمین اور اوڑھنے بچھونے کے لئے گھاس پھونس کافی اور بہت کافی تھا اور بلا مبالغہ ہاتھ پیالے کا کام دے سکتے تھے۔ اسی لئے ضروریات زندگی میں سے جو کچھ بلا تردد میسر آ جاتا اسی پر قناعت کر لیتے۔ میں نے بارہا آپ کو گھر میں دودھ موجود نہ ہونے کی صورت میں محض چائے کا قہوہ پیتے دیکھا۔ آپ اس بات کو بھی چنداں ضروری نہ سمجھتے تھے کہ چائے یا خالی قہوہ میں چینی یا شکر بھی ہو۔ البتہ میسر ہونے کی صورت میں گوشت اور مچھلی بہت شوق سے کھاتے تھے اور اکثر اوقات یہ دونوں چیزیں خود ہی پکانے کو ترجیح دیتے تھے اور خوب مزے لے لے کر کھاتے تھے۔ قانع ہونے کے باوجود خوش خور بھی تھے جو میسر آتا اُسی میں مگن رہتے اگر کسی وقت ہاتھ تنگ ہوتا تو سادہ روٹی بھی شیرمال سے کم نہ تھی اگر جیب گرم ہوتی تو گوشت بھونتے اور مچھلی تلنے میں سرگرم نظر آتے۔ ہر چند کہ آپ بحمد للہ ہر طرح مطمئن اور فکر معاش سے بے نیاز تھے تاہم مزاج اور افتادِ طبیع کے لحاظ سے اردو کی یہ ضرب المثل آپ پر صادق آتی تھی۔

کچھ آ گیا تو روزنہ ہی نہ آیا تو روزہ

آپ کی ایک بہت بڑی خوبی مصائب و تکالیف کو کسی قسم کا شکوہ زبان پر لائے بغیر صبر سے برداشت کرنا تھی۔ آپ کو شروع ہی سے بعض صدمات اور تکالیف سے دوچار ہونا پڑا لیکن آپ نے انہیں برداشت کرنے میں صبر اور ہمت و استقلال کا عمدہ نمونہ دکھایا اور اپنی تکلیف کا دوستوں کے سامنے کبھی اظہار نہیں کیا۔ پہلے آپ کو بیوی کی وفات کا صدمہ برداشت کرنا پڑا۔ اس کے بعد آپ نے دوسری شادی کی۔ دوسری بیوی سے آپ کو اللہ تعالےٰ نے ایک فرزند اور تین صاحبزادیاں عطا کیں لیکن یہ چاروں بچے ابھی چھوٹے ہی تھے کہ آپ کی یہ اہلیہ بھی وفات پا گئیں۔ گھر میں کوئی بڑی بوڑھی ایسی نہ تھیں جو بچوں کی پرورش اور دیکھ بھال کرتیں تاہم آپ نے شادی کئے بغیر تن تنہا ہی بچوں کی پرورش کرنے اور انہیں پروان چڑھانے کا بیڑا اٹھایا۔ چنانچہ آپ نے ان بچوں کو پالنے اور انہیں حتی المقدور لائق بنانے میں اپنی زندگی لگا دی

باقی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا ۳

مسل نمبر ۲۰۶۷۶

میں بشارت النساء بیگم زوجہ میجر عبدالقادر صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال بیعت پیدائشی ساکن کوئٹہ ضلع کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۹/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:

(i) حق مہر مبلغ ایک ہزار روپے بذمہ خاوند ہے

(ii) طلائی زیور مالیتی دو ہزار روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: بشارت النساء اہلیہ میجر عبدالقادر صاحب کوٹھی ۶۴ شاہراہ نذر الاسلام کوئٹہ

گواہ شد: عبدالقادر خان۔ خاوند موصیہ کوٹھی ۶۴ شاہراہ نذر الاسلام کوئٹہ

گواہ شد: محمد عیسیٰ جان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوئٹہ

مسل نمبر ۲۰۶۷۷

میں میجر عبدالقادر ولد چوہدری غلام محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی ساکن کوئٹہ ضلع کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۹/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (i) ایک عدد مکان واقع دارالرحمت شرقی ربوہ مالیتی بیس ہزار روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۳۰۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: عبدالقادر خان کوٹھی ۶۴ شاہراہ نذر الاسلام کوئٹہ

گواہ شد: محمد عیسیٰ جان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوئٹہ

گواہ شد: سید مبارک احمد سروس انسپکٹر وصایا کوئٹہ

مسل نمبر ۲۰۶۷۹

میں زکیہ بیگم زوجہ شیخ محمد اقبال صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی ساکن کوئٹہ ضلع کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱۰/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (i) حق مہر مبلغ ایک ہزار روپے بذمہ خاوند

(ii) زیور طلائی ۲۰ تولے مالیتی ۳۶۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ: زکیہ بیگم 446/B سٹاف کالج روڈ کوئٹہ۔ گواہ شد: محمد عیسیٰ جان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوئٹہ۔ گواہ شد: شیخ محمد اقبال 446/B سٹاف کالج روڈ کوئٹہ۔

مسل نمبر ۲۰۶۸۰

میں فرزانہ نسرین زوجہ احسان الحق خان صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی ساکن کوئٹہ ضلع کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۲/۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے

(i) زیور طلائی وزنی ۲۵ تولے مالیتی ۴۵۰۰/- روپے

(ii) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ تین ہزار روپے

(iii) ایک عدد سلائی مشین مالیتی ۵۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: فرزانہ نسرین زوجہ احسان الحق خان صاحب۔ ایڈووکیٹ فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ

گواہ شد: محمد عیسیٰ جان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوئٹہ

گواہ شد: احسان الحق خان ایڈووکیٹ فاطمہ جناح روڈ۔ کوئٹہ۔

مسل نمبر ۲۰۶۸۱

میں عبدالعلیم خالد ولد ملک عبدالعظیم خان صاحب قوم ککے زئی پیشہ تعلیم عمر ۲۳ ۱/۲ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱۱/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(i) ایک مکان ۱۰ مرلے ربوہ مالیتی دس ہزار ۱۰۰۰۰/- روپے ہم تین بھائی اور تین بہنیں ہیں میرا جو حصہ ہوگا اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔

(ii) ایک کنال سکنی پلاٹ نوشہرہ۔ ضلع سیالکوٹ مالیتی ۵۰۰/- روپے اس میں ہم تین بھائی حصہ دار ہیں۔ میں اپنے حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰/- روپے بطور جیب خرچ ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد: عبدالعلیم خالد۔ ولد ملک عبدالعظیم صاحب نوشہرہ ککے زئیاں۔ ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد: محمد شفیع ولد میر محمد مرحوم 43/16 دارالرحمت وسطی۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ۔

گواہ شد: شیخ محمد سیکرٹری امور عامہ دارالرحمت وسطی ربوہ

درخواستِ دعا

میرے دادا جان مکرم محمد اسماعیل صاحب درویش قادیان بہت سخت بیمار ہیں۔ اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے

(بشریٰ احمد ناصر۔ ربوہ)

منافع مع بونس ڈیپازٹ اسکیم

سیونگ روپیہ لگائیے

- آپ دس ہزار تک کی رقم یکمشت یا قسطوں میں جمع کرا سکتے ہیں۔
- اپنی رقم یا اس کا ایک حصہ جب چاہیں واپس لے سکتے ہیں۔
- آپ کی مرضی ہے کہ آپ ۶ فیصد سالانہ منافع اور بونس لیں یا منافع کے بدلے میں بھی بونس ہی لیں۔ دونوں صورتوں میں ہر سو روپے کے لئے بونس اور منافع کی شرح حسب ذیل ہوگی۔

پانچ سال سے پہلے	۶ فیصد سالانہ منافع
پانچ سال بعد	۶۰ روپے بونس یا ۲۱ روپے بونس اور ۶ فیصد منافع
چھ سال بعد	۷۸ روپے بونس یا ۲۶ روپے بونس اور ۶ فیصد منافع
سات سال بعد	۱۰۰ روپے بونس یا ۳۲ روپے بونس اور ۶ فیصد منافع

قریبی ڈاک خانہ یا اپنے ضلع کے نیشنل سیونگ آفس میں تشریف لائیے!

پوسٹ آفس سیونگ بینک

جاری کردہ: سینٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد

NATIONAL 616 G

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام حسینؓ کو بظاہر یزید کے مقابلہ میں شکست ہوئی مگر دراصل ہمیشہ کیلئے اُن کی اعلیٰ عزت قائم ہوگئی

خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت ہمیشہ ایسے وجودوں کو حاصل ہوتی ہے جو کامل مومن ہوتے ہیں

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائید حاصل کرنے کے لئے نبوت شرط نہیں بلکہ یہ کامل مومن کو حاصل ہو سکتی ہے دیکھو حضرت امام حسینؓ نبی نہ تھے اور بظاہر ان کو یزید کے مقابلہ میں شکست بھی اٹھانی پڑی یزید اس وقت تمام عالم اسلام کا بادشاہ تھا۔ اور اس وقت چونکہ تمام متمدن دنیا پر اسلامی حکومت تھی اس لئے کہا جاسکتا ہے کہ وہ تمام دنیا کا بادشاہ تھا۔ اس کے بعد بھی ایک عرصہ تک دنیا پر اس کے رشتہ داروں کی حکومت رہی۔ اور اس وقت منبروں پر حضرت علیؓ اور آپ کے خاندان کو گالیاں دی جاتی تھیں۔ یزید کو اتنی بڑی حکومت حاصل تھی کہ آج کل کسی کو حاصل نہیں آج انگریزوں کی سلطنت بہت بڑی سمجھی جاتی ہے مگر ذرا مقابلہ کریں تو بنو امیہ کی حکومت سے جن کے خاندان کا ایک فرد یزید بھی تھا۔ انگریزوں کی حکومت کو اس سے کوئی نسبت ہی نہیں۔ فرانس سے شروع ہو کر سپین۔ مراکو۔ الجزائر۔ طرابلس اور مصر سے ہوتی ہوئی عرب ہندوستان۔ چین۔ افغانستان ایران روس کے ایشیائی حصوں پر ایک طرف اور دوسری طرف ایشیائے کوچک سے ہوتے ہوئے یورپ کے کئی جزائر تک یہ حکومت پھیلی ہوئی تھی اس قدر وسیع سلطنت آج تک کسی کو حاصل نہیں ہوئی۔ موجودہ زمانہ کی دس پندرہ سلطنتوں کو ملا کر اس کے برابر علاقہ بنتا ہے۔ اور اتنی بڑی سلطنت کا ایک بادشاہ ہوتا تھا جن میں سے قریباً ہر ایک حضرت علیؓ اور آپ کے خاندان کو اپنا دشمن سمجھتا تھا۔ اس لئے منبروں پر کھڑے ہو کر ان کو گالیاں دی جاتی تھیں۔ اس وقت کون کہہ سکتا تھا کہ ساری دنیا میں امام حسینؓ کی عزت پھر قائم ہوگی۔ اور اس وقت کوئی وہم بھی نہیں کر سکتا تھا کہ یزید کو بھی لوگ گالیاں دیا کریں گے مگر آج نہ صرف تمام اس علاقہ میں جہاں امام حسینؓ کو گالیاں دی جاتی تھیں بلکہ دوسرے علاقوں میں بھی (کیونکہ بعد میں اسلامی حکومت اور بھی وسیع ہوگئی تھی۔ گو وہ ایک بادشاہ کے ماتحت نہ رہی) سب جگہ یزید کو گالیاں دی جاتی ہیں اور حضرت امام حسینؓ کی عزت کی جاتی ہے۔ آپ ایک برگزیدہ انسان تھے اور حق کی خاطر کھڑے ہوئے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو کامیابی دی۔ بظاہر دشمن یہ سمجھتا ہوگا کہ اس نے آپ کو شہید کر دیا مگر آج اگر یزید دنیا میں واپس آئے (اگرچہ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت نہیں کہ مُردے دنیا میں واپس آئیں) تو کیا تم میں سے کوئی یہ خیال کر سکتا ہے کہ وہ یزید ہونے کو پسند کرے گا۔ جس دن حضرت امام حسینؓ شہید ہوئے وہ کس قدر غرور اور فخر کے ساتھ اپنے آپ کو دیکھتا ہوگا۔ اور اپنی کامیابی پر کس قدر نازاں ہوگا۔ لیکن آج اگر اسے اختیار دیا جائے کہ وہ امام حسینؓ کی جگہ کھڑا ہونا چاہتا ہے یا یزید کی جگہ تو وہ بغیر ایک لمحہ کے توقف کے کہہ اٹھے گا کہ میں دس کروڑ دفعہ امام حسینؓ کی جگہ کھڑا ہونا چاہتا ہوں غرض کسی اور سے فیصلہ کرانے کی ضرورت نہیں اگر یزید خود آئے تو اس کا اپنا فیصلہ بھی یہی ہوگا۔" (الفضل ۱۳ اپریل ۱۹۳۸ء)

اعلانِ نکاح

عزیزہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ بنت عزیزم برادرم حکیم ظفر احمد صاحب سنوری کوئٹہ جو حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کی نواسی ہے۔ کا نکاح ۲۷-۱-۷۲ بروز جمعرات نماز عید سے قبل مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر عزیزم محمد اسلم صاحب نائب تحصیلدار کوئٹہ ابن مکرم محترم محمد یوسف صاحب آف کوئٹہ کے ساتھ محترم الحاج شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ کوئٹہ نے پڑھا احباب کرام سے نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے (حکیم حفیظ الرحمن سنوری دار العلوم غربی ربوہ)

محترم حکیم رحمت اللہ صاحب وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم حکیم رحمت اللہ صاحب محلہ دار الرحمت غربی ربوہ جو کہ اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں تھے مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۷۲ء کو شام کے وقت وفات پاگئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

۱۳ فروری ۱۹۷۲ء کو بعد نماز ظہر احاطہ مسجد مبارک ربوہ میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثرت سے احباب شامل ہوئے۔ اس کے بعد بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب ہی نے دعا کرائی۔ محترم حکیم صاحب ۱۹۰۷ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔ اور اس کے بعد تا وفات نہایت استقلال کے ساتھ احمدیت پر قائم رہے۔ ۲۲ مئی ۱۹۱۶ء کو وصیت کا شرف حاصل کیا۔

آپ موضع سوگووال نزد کلانور ضلع گورداسپور کے باشندہ تھے۔ غالباً ۱۹۲۷ء میں ہجرت کر کے قادیان تشریف لے آئے اور تقسیم ملک تک وہاں طبابت اور پنسار کا کاروبار کرتے رہے۔ قیام پاکستان کے بعد پاکستان تشریف لے آئے۔ پہلے کچھ عرصہ کراچی میں مقیم رہے ۱۹۵۰ء میں ربوہ تشریف لے آئے۔ جہاں تا وفات آپ مقیم رہے۔

آپ اپنے والد حکیم محمد بخش صاحب کے اکلوتے فرزند تھے آپ نے اپنے والد سے ہی طب پڑھی بیعت کے بعد آپ کے والد اور دوسرے اعزا و اقارب بھی مخالف ہو گئے۔ لیکن آپ نے ان کی مخالفت نہایت حوصلہ اور صبر سے برداشت کی۔ ہر جمعہ کو گاؤں سے پیدل چل کر قادیان آتے نماز جمعہ ادا کرتے اور پھر اسی دن پیدل ہی واپس چلے جاتے یہ ہجرت تک آپ کا بھی معمول رہا۔ قادیان میں قیام کے دوران علاوہ اور جماعتی خدمات کے آپ مسجد متصل سٹار ہوزری لمیٹڈ (جس میں دکاندار احباب نماز ادا کیا کرتے تھے) میں قیام پاکستان تک امام الصلوٰۃ رہے۔ اذان بڑی بلند آواز سے دیتے اور ایک ہی سانس میں ساری اذان مکمل کر لیتے۔

آپ بڑے خلیق ملنسار، نیک تقویٰ شعار اور دعا گو بزرگ تھے۔ اپنا سارا کام خود کرتے عمر بھر اپنی اولاد میں سے کسی پر بوجھ نہ بنے۔ طبابت کے ذریعے اپنی روزی کماتے اور دکان میں ہی رہائش رکھتے۔ ورزش بڑے استقلال سے باقاعدہ کرتے جس کی وجہ سے آپ کی صحت غیر معمولی طور پر اچھی تھی۔ وفات سے قبل چند دن بخار آتا رہا جس کی وجہ سے طبیعت بڑی کمزور ہو گئی تھی۔ ویسے بظاہر فکر والی کوئی بات نہ تھی لیکن شام کو جب کہ بعض عزیزوں کے ساتھ باتیں کر رہے تھے۔ آپ کو اچانک خون کی الٹی آئی۔ جس کی وجہ سے آپ نڈھال ہو گئے۔ اور چند منٹ کے اندر اندر اپنے مولیٰ حقیقی کے دربار میں حاضر ہو گئے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر قریباً ۹۵ برس کی تھی۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک لڑکا اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم حکیم صاحب کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی اور مرحوم کے نیک نمونہ کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

درخواست دعا

خاکسار کے خالہ زاد بھائی چوہدری عبد اللہ خان صاحب کی اہلیہ سندھ میں بیمار ہیں اور حالت انتہائی تشویشناک ہے احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے انہیں جلد شفا بخشے آمین

(محمد اکبر چوہدری، کارکن مجلس نصرت جہاں ربوہ)

صدقہ و خیرات سے بلائیں ٹل جاتی ہیں ناظر بیت المال ربوہ